ہندسہ: مضامین مکمل کرنے والے طلبہ کو مدد مہیا کرنے کا فیصلہ

مضمون نویس کو ۱۲ ہفتے کا وقت دیا جائے گا، ہر ہفتے کا جائزہ لیا جائے گا، ہفتہ وار اجلاس میں ہر طالب علم اپنی پیش رفت بتائے گا، ہفتہ وار اجلاس میں ہر طالب علم اپنی پیش رفت بتائے گا، ہفتہ وار اجلاس میں ہر طالب علم اپنی پیش رفت بتائے گا

سلسلہ مضامین (۲) ۔ ڈاکٹر نسرین اختر

ہندسہ کے طلبہ کو مضمون نویسی کے لیے ۱۲ ہفتے دیے جائیں گے اور ہر ہفتے کا جائزہ لیا جائے گا۔ یہ فیصلہ ہفتہ وار اجلاس میں کیا گیا جس میں ۴۲ طلبہ نے شرکت کی۔ ہر طالب علم کو اپنا موضوع، ماخذ اور مجوزہ ابواب ہفتے کے آخر تک جمع کرانے ہوں گے۔ ہفتہ وار اجلاس میں ہر طالب علم اپنی پیش رفت بتائے گا۔

ہفتہ وار اجلاس کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ ہر طالب علم پانچ منٹ میں اپنا موضوع، جمع کردہ مواد اور درپیش مشکل بتائے گا۔ اساتذہ سوال کریں گے اور باقی طلبہ تجاویز دیں گے۔ ایک طالب علم کو ہر ہفتے دو اجلاس چلانے کی ذمہ داری دی جائے گی تاکہ تربیت کا عمل بھی جاری رہے۔ ابتدا میں یہ ذمہ داری ڈاکٹر نسرین اختر کے سپرد ہے۔

ہفتہ وار اجلاس کے بعد ہر طالب علم کو ایک مختصر رپورٹ جمع کرانی ہوگی جس میں اس کا موضوع، جمع کردہ مواد اور درپیش مشکل درج ہو۔ یہ رپورٹ اگلے اجلاس میں پڑھی جائے گی اور اساتذہ اس پر رائے دیں گے۔ رپورٹ کا نمونہ ہفتے کے آخر تک شعبے کی ویب سائٹ پر لگا دیا جائے گا تاکہ طلبہ اسے دیکھ کر اپنی رپورٹ تیار کر سکیں۔

شعبے کے سربراہ ڈاکٹر نسرین اختر نے کہا کہ ہفتہ وار اجلاس کا مقصد طلبہ کو تنہا کام کرنے سے بچانا ہے۔ ان کے مطابق ماضی میں کئی طلبہ آخری مہینے میں گھبرا کر جلدی میں کام مکمل کرتے تھے جس سے معیار متاثر ہوتا تھا۔ ہفتہ وار اجلاس میں ہر ہفتے کی پیش رفت دیکھ کر استاد بروقت رہنمائی دے سکیں گے۔

طلبہ کی رائے ملی جلی ہے۔ ایم اے اردو کے طالب علم عمیر احمد نے کہا کہ ۱۲ ہفتے طویل وقت ہے مگر ہر ہفتے کام دکھانا پڑے گا تو سستی ختم ہو جائے گی۔ دوسری طرف ایم اے تاریخ کی طالبہ ثمینہ بتول نے کہا کہ اجلاس میں بولنا شروع میں مشکل لگے گا مگر دوسروں کو سن کر حوصلہ ملے گا۔ دونوں طلبہ نے اجلاس کو مفید قرار دیا۔

شعبے کے ایک استاد نے رائے دی کہ اجلاس کا وقت کم کر کے ایک گھنٹہ کیا جائے تو زیادہ طلبہ شریک ہو سکیں گے۔ اس پر آئندہ اجلاس میں ووٹنگ کرائی جائے گی۔ فیصلہ اکثریت کی رائے سے کیا جائے گا۔ شعبہ اردو اس تجربے کی رپورٹ اگست میں شائع کرے گا۔

(مضمون نویسی کے اصول)

اداریہ نویس: ڈاکٹر فرحت جبیں سومرو

مضمون نویسی کا پہلا اصول یہ ہے کہ لکھنے سے پہلے سوچا جائے۔ طالب علم جب قلم اٹھائے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کس موضوع پر لکھ رہا ہے اور قاری سے کیا کہنا چاہتا ہے۔ بغیر سوچے لکھا گیا مضمون اکثر بکھرا ہوا اور بے ربط ہوتا ہے۔ اساتذہ کا تجربہ ہے کہ جو طالب علم پہلے دو منٹ خاموشی سے بیٹھ کر سوچتا ہے اس کی تحریر دوسروں سے بہتر نکلتی ہے۔

دوسرا اصول ابتدا کا ہے۔ پہلا جملہ قاری کو یا تو اپنے ساتھ باندھ لیتا ہے یا اسے اکتا دیتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر موضوع ماحولیاتی آلودگی ہو تو طالب علم کو اعداد و شمار سے شروع کرنے کے بجائے کسی ایسے منظر سے آغاز کرنا چاہیے جو قاری کے سامنے روزمرہ زندگی کا مسئلہ کھول دے۔ اچھی ابتدا کے بعد درمیانی پیراگراف میں ایک ایک بات تفصیل سے لکھی جائے اور ہر پیراگراف کا ایک ہی خیال ہو۔

تیسرا اصول ربط کا ہے۔ جملے اور پیراگراف آپس میں جڑے ہوئے نہ ہوں تو پڑھنے والا تھک جاتا ہے۔ اس کے لیے طالب علم کو ’’اور‘‘ ’’لیکن‘‘ ’’اس کے برعکس‘‘ ’’نتیجتاً‘‘ جیسے الفاظ استعمال کرنے چاہییں۔ یہ الفاظ ایک خیال سے دوسرے خیال تک راستہ بناتے ہیں۔ ربط کمزور ہو تو پڑھنے والا بار بار رکتا ہے اور توجہ ٹوٹ جاتی ہے۔

چوتھا اصول اختصار کا ہے۔ طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے کہ ممتحن کے پاس سیکڑوں کاپیاں ہوتی ہیں۔ جو بات دس لفظوں میں کہی جا سکتی ہو اسے پندرہ لفظوں میں لکھنا کمزوری سمجھا جاتا ہے۔ سیدھی، سادہ اور براہِ راست زبان ہمیشہ بناوٹی زبان سے بہتر ہوتی ہے۔ مشکل الفاظ تبھی لکھے جائیں جب ان کا متبادل درست نہ ہو۔

پانچواں اصول اختتام کا ہے۔ آخری پیراگراف میں طالب علم اپنی رائے یا نتیجہ لکھے اور نئی بات شامل نہ کرے۔ اچھا اختتام پڑھنے والے کو یاد رہتا ہے اور یہی یاد رہنا مضمون کا مقصد ہے۔ اساتذہ کا مشورہ ہے کہ اختتام کو پہلے ذہن میں ترتیب دینا چاہیے تاکہ درمیان میں راستہ نہ بدلا جائے۔

(مضمون نویسی میں 6 مشہور غلطیاں)

مضمون نویسی میں 6 مشہور غلطیاں ڈاکٹر ثمینہ کوثر نقوی کے مطابق یہ ہیں: پہلے سے سوچے بغیر لکھنا، ربط کے الفاظ نہ استعمال کرنا، ایک ہی بات کو مختلف الفاظ میں دہرانا، اختتام میں نئی بات شامل کر دینا، املا اور اعراب کی غلطیاں، اور وقت ختم ہونے پر جلدی جلدی لکھ دینا۔ ان میں سب سے بڑی غلطی پہلی ہے۔ جو طالب علم پہلے دو منٹ سوچ لیتا ہے اس کی تحریر باقی سب سے الگ نظر آتی ہے۔

ڈاکٹر ثمینہ کوثر نقوی کے مطابق املا اور اعراب کی غلطیاں نمبر کاٹتی ہیں اور ممتحن کا تاثر خراب کرتی ہیں۔ ان سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر جملے کو پڑھ کر دیکھا جائے۔ وقت ختم ہونے پر جلدی جلدی لکھنا سب سے بڑا نقصان ہے۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ وقت کو پہلے ہی تین حصوں میں تقسیم کر لیا جائے۔

(مضمون کا خاکہ کیسے بنائیں)

اداریہ نویس: ڈاکٹر فرحت جبیں سومرو

مضمون کا خاکہ لکھنا وہ عمل ہے جو پورے مضمون کی بنیاد رکھتا ہے۔ خاکہ بنا لیا جائے تو طالب علم کو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے کیا لکھنا ہے، درمیان میں کیا آئے گا اور آخر میں کیا کہنا ہے۔ بغیر خاکے کے لکھا گیا مضمون اکثر بکھرا ہوا اور بے ربط ہوتا ہے۔ اساتذہ کا تجربہ ہے کہ جو طالب علم پہلے دو منٹ سوچ لیتا ہے اس کی تحریر دوسروں سے بہتر نکلتی ہے۔

خاکے کا پہلا حصہ موضوع کا تعارف ہوتا ہے۔ اس میں طالب علم بتاتا ہے کہ وہ کس بات پر لکھ رہا ہے اور قاری سے کیا کہنا چاہتا ہے۔ دوسرا حصہ اصل نکات کا ہوتا ہے جو تین یا چار ہو سکتے ہیں۔ ہر نکتے کے ساتھ ایک مثال یا وجہ لکھی جائے تو تحریر وزنی بن جاتی ہے۔ تیسرا حصہ نتیجہ ہوتا ہے جس میں نئی بات شامل نہ کی جائے۔

خاکے میں ربط کے الفاظ کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ ’’اور‘‘ ’’لیکن‘‘ ’’اس کے برعکس‘‘ ’’نتیجتاً‘‘ جیسے الفاظ ایک خیال سے دوسرے خیال تک راستہ بناتے ہیں۔ ربط کمزور ہو تو پڑھنے والا بار بار رکتا ہے اور توجہ ٹوٹ جاتی ہے۔ اساتذہ کا مشورہ ہے کہ ہر جملے کو پڑھ کر دیکھا جائے۔

(اختتامی پیراگراف کیسا ہو)

اختتامی پیراگراف میں طالب علم اپنی رائے یا نتیجہ لکھے اور نئی بات شامل نہ کرے۔ اچھا اختتام پڑھنے والے کو یاد رہتا ہے اور یہی یاد رہنا مضمون کا مقصد ہے۔ اساتذہ کا مشورہ ہے کہ اختتام کو پہلے ذہن میں ترتیب دینا چاہیے تاکہ درمیان میں راستہ نہ بدلا جائے۔

(مضمون کا پہلا جملہ)

مضمون کا پہلا جملہ قاری کو یا تو اپنے ساتھ باندھ لیتا ہے یا اسے اکتا دیتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر موضوع ماحولیاتی آلودگی ہو تو طالب علم کو اعداد و شمار سے شروع کرنے کے بجائے کسی ایسے منظر سے آغاز کرنا چاہیے جو قاری کے سامنے روزمرہ زندگی کا مسئلہ کھول دے۔ اچھی ابتدا کے بعد درمیانی پیراگراف میں ایک ایک بات تفصیل سے لکھی جائے اور ہر پیراگراف کا ایک ہی خیال ہو۔

(ربط کے الفاظ)

مضمون کا ربط کے الفاظ سے جڑا ہوتا ہے۔ ’’اور‘‘ ’’لیکن‘‘ ’’اس کے برعکس‘‘ ’’نتیجتاً‘‘ جیسے الفاظ ایک خیال سے دوسرے خیال تک راستہ بناتے ہیں۔ ربط کمزور ہو تو پڑھنے والا بار بار رکتا ہے اور توجہ ٹوٹ جاتی ہے۔ اساتذہ کا مشورہ ہے کہ ہر جملے کو پڑھ کر دیکھا جائے۔

(املا اور اعراب)

املا اور اعراب کی غلطیاں نمبر کاٹتی ہیں اور ممتحن کا تاثر خراب کرتی ہیں۔ ان سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر جملے کو پڑھ کر دیکھا جائے۔ وقت ختم ہونے پر جلدی جلدی لکھنا سب سے بڑا نقصان ہے۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ وقت کو پہلے ہی تین حصوں میں تقسیم کر لیا جائے۔

(مضمون کا اختتام)

اختتام میں طالب علم اپنی رائے یا نتیجہ لکھے اور نئی بات شامل نہ کرے۔ اچھا اختتام پڑھنے والے کو یاد رہتا ہے اور یہی یاد رہنا مضمون کا مقصد ہے۔ اساتذہ کا مشورہ ہے کہ اختتام کو پہلے ذہن میں ترتیب دینا چاہیے تاکہ درمیان میں راستہ نہ بدلا جائے